کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد دویم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب ؒ

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ ؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعاگو

احقر الزمن سید ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ دسمبر ۲۰۰۳ء　　بار سوم

ہدیہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

جب انہوں نے بتایا تو اس نے ان کے سر پر بوسہ دیا اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے نہ مارا جب تک کہ اپنے ولی کو نہ دکھایا پھر کہا اے شخص بشارت ہو خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ تمہارے صلب سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کا ولی ہوگا اور اس کا نام علیؑ ہوگا۔ جب وہ پیدا ہوں تو میرا سلام انہیں پہنچا دینا۔

ابو طالب نے کہا تمہاری صداقت کی دلیل کیا ہے۔ اس نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ ابو طالب نے کہا اگر آپ ولی خدا ہیں تو اس کا ثبوت اس طرح دیجئے کہ جنّت کا کھانا اسی وقت منگوا دیجئے راہب نے دعا کی ابھی دعا تمام نہ ہونے پائی تھی کہ ایک طبق جنّت کے سیب و انار اور کھجوروں کا بھرا ہوا آگیا۔ ابو طالب نے ایک انار اس میں سے کھایا جو نطفہ کی صورت میں آیا اور اسی سے فاطمہ بنت اسد حاملہ ہوئیں۔ زمین کانپی، قریش نے جو بت کوہ ابو قبیس کی چوٹی پر رکھے تھے وہ لرز کر اس طرح گرے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ ابو طالب پہاڑ پر چڑھے اور بآواز بلند پکارے لوگو اس رات کوئی حادثہ ظہور میں آیا ہے اور کوئی نئی مخلوق پیدا کی گئی ہے اگر تم نے اس کی اطاعت نہ کی اور اس کی ولایت کا اقرار نہ کیا اور اس کی امامت کی گواہی نہ دی تو موجودہ حالت دور نہ ہوگی اس کے ہاتھ اٹھا کر کہا الٰہی و سیّدی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمدیت محمودیہ اور علویہ عالیہ کا واسطہ دے کر اور فاطمیت بیضاء کا واسطہ دے کر کہ فضیلت دے اہل مکہ پر اپنی رافت و رحمت سے تاکہ سختیوں میں ہم تجھے پکاریں۔

جب درد زہ عارض ہوا تو فاطمہ بنت اسد بیت اللہ کی طرف آئیں اور کہنے لگیں خداوندا میں ایمان لائی ہوں تجھ پر اور ان چیزوں پر جو تیرے رسول لائے اور ان کتابوں پر جو مصدقہ ہیں میرے جد ابراہیم کی پس واسطہ اس کے حق کا جس نے اس گھر کو بنایا اور اس مولود کے حق کا واسطہ جو میرے شکم میں ہے میرے اوپر ولادت کی سختی کو آسان کر پس دروازہ کھل گیا اور میں اس میں داخل ہوئی ناگاہ میں نے ایک حور کو اور مریم و آسیا اور مادر موسیٰ وغیرہ کو پایا پس انہوں نے مل کر وہی خدمت انجام دی جو رسول اللہؐ کی ولادت کے وقت دی تھی۔ جب علیؑ پیدا ہوئے تو یہ کہہ کر سجدہ میں گئے اشهد ان لا إله إلا الله واشهد ان محمداً رسول الله واشهد ان عليا وصي محمد رسول الله خدا نے محمدؐ پر نبوت کو ختم کیا اور مجھ پر وصایت کو تمام کیا۔ میں امیر المومنین ہوں پھر عورتوں کو سلام کیا اور ان کی احوال پرسی کی، ان کے چہرہ کے نور سے آسمان جگمگایا۔ ابو طالب یہ کہتے ہوئے نکلے بشارت ہو اللہ کا ولی ظاہر ہوگیا۔ اس پر وصیین کا خاتمہ ہے وہ وصی نبی رب العالمین ہے پھر علیؑ کو گود میں لیا علیؑ نے سلام کیا پھر ان عورتوں کے متعلق پوچھا پھر کہا آپ شرم سے ملیئے اور یہ حال بیان کیجئے۔ وہ جبل اکام کے فلاں غار میں ہے۔ ابو طالب جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ مر چکا ہے اور کفن میں لپٹا ہوا رکھا ہے کچھ مچھلیوں نے مبارکباد دی۔ ابو طالب غار میں داخل ہوئے اور کہا السلام عليك يا ولي الله ورحمة الله وبركاته خدا نے شرم کو زندہ کیا وہ کھڑا ہوا اور منہ پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگا اشهد ان لا إله إلا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان علياً ولي الله والامام بعد نبي الله۔ ابو طالب نے کہا کہ علیؑ پیدا ہوگئے۔ اس نے ولادت کے حالات پوچھے ابو طالب نے کل حال بیان کیا شرم رو دیا۔ پھر سجدہ شکر کیا پھر انگڑائی لے کر کہا مجھے میرے لبادہ میں ڈھانپ اس کے بعد وہ بدستور مردہ تھا۔ ابو طالب نے

مجمع الفضائل = زیر عنوان = حالات ولادت امیر المومنین ؑ

زیادہ ملک الموت کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ان کو خدا و رسولؐ کی قسم دی کہ مجھے چھوڑ دیں جب میں وہاں سے ابو بکرؓ کے
پاس آیا تو انہوں نے لوہاروں کو بلایا۔ انہوں نے کہا ہم اس کو بغیر آگ میں گرم کیے نہیں نکال سکتے۔ غرض وہ اسی حالت میں
چند روز رہا۔ لوگ اسے دیکھ کر ہنستے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن جب حضرت علیؑ سفر سے واپس آئے ابو بکرؓ نے سفارش کی کہ وہ
طوق اس کی گردن سے نکال دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس نے لشکر کی کثرت پر مغرور ہو کر چاہا کہ اپنے کو میری جگہ پر قرار دے پس میں
نے اس کے غرور کو توڑ دیا اور جو ارادہ کیا تھا اس سے باز رکھا جو طوق اس کی گردن میں ہے شاید اس وقت اس سے آزاد کرنا میرے
لیے ممکن نہ ہو لیکن جب لوگوں نے زیادہ اصرار کیا اور قسمیں دیں تو آپ نے لوہے کا ایک کنارہ پکڑ کر ہلکے ہلکے کھینچا اور اس کو آزاد کر دیا
اور اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ (سورہ سبا ۱۰/۳۴) کا مظاہرہ کر دیا ابو ذر سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے دو انگلیوں سے پکڑ کر جھٹکا
دیا تھا کہ خالد چیخنے لگا اور اپنے کپڑوں میں پاخانہ کر دیا اور زمین پر پیر دے مارے۔

اہل سیر نے حبیب ابن جہم سے ابو سعید تمیمی سے نطنزی نے خصائص میں اعثم کوفی نے فتوح میں طبری نے کتاب الولایۃ
میں محمد بن قاسم ہمدانی ابو عبداللہ برقی نے اپنے شیوخ سے انہوں نے اصحاب علیؑ سے روایت کی ہے کہ صفین جاتے ہوئے
حضرت علیؑ مع اپنے لشکر کے قریہ صندودیا میں نازل ہوئے آپ نے مالک اشتر سے فرمایا ہم ایسی جگہ اترے ہیں جہاں پانی
نہیں اے مالک یہاں کنواں کھودو اللہ سیراب کرے گا۔ کنواں کھودا تو تہہ میں کالے پتھر کی ایک چٹان نکل آئی جس کو توڑنے سے
عاجز رہے آپ کے ساتھ کے سو آدمیوں نے زور مارا مگر مطلب حاصل نہ ہوا۔ امیر المومنینؑ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف
اٹھا کر کہا طاب طاب یا عالم یا طیبو ثا بو ثة شمیا کربا جا نو ثا تو دیثا برجو ثا آمین آمین یارب العالمین
یارب موسی وھارون اس کے بعد آپ نے اس پتھر کو اکھاڑا اور چشمہ آب سے چالیس ہاتھ دور پھینک دیا اس کے نیچے سے
ایسا پانی نکلا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ مالک کہتے ہیں ہم سب نے وہ پانی پیا۔ اس کے بعد حضرت
نے اس پتھر کو وہیں رکھ دیا اور ہم سے فرمایا اس پر مٹی ڈال دیں۔ جب ہم کچھ دور گئے تو حضرت نے فرمایا تم میں کون اس
چشمہ کی جگہ کو جانتا ہے۔ ہم نے کہا ہم سب۔ پس حضرت لوٹے اور اس جگہ کو بالکل چھپا دیا۔ ایک راہب اپنے صومعہ سے
نکل کر آیا امیر المومنینؑ نے جب اس کو دیکھا تو فرمایا اے شمعون اس نے کہا میری ماں نے میرا یہی نام رکھا ... ن چشمہ سے اللہ
کے سوا کوئی واقف نہ تھا یا آپ کے علم میں تھا فرمایا اے شمعون تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا یہ چشمہ اور اس کا ... م فرمایا اس چشمہ کا
نام زاحوما ہے یہ جنت کے چشموں میں سے ہے اس سے تین سو نبیوں اور تین سو وصیوں نے پانی پیا ہے ... ور میں اوصیا کا
آخر ہوں میں نے اس سے پانی پیا اس نے کہا میں نے انجیل کی تمام کتابوں میں یہی پایا ہے۔ حضرت نے ... مایا میرے سوا اس
کا حال اور کوئی نہ جانتا تھا پس وہ راہب مسلمان ہو گیا اور جنگ صفین میں سب سے پہلے شہید ہوا۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل باسناد خود ابو سعید تیمی سے مروی ہے کہ سفر میں ہم پر پیاس کی شد ... ہوئی لوگوں کی رائے
ہوئی کہ پلٹ جائیں۔ میں بھی لوٹا۔ ہم نے ہر چند پانی تلاش کیا مگر نہ ملا۔ ہم راہب کے پاس آئے اور اس ... پوچھا یہاں والا

مجمع الفضائل - زیر عنوان - نواقص العادات کا ظہور

(۸۵)

ایک سائل نے امیرالمومنین علیہ السلام سے حسب ذیل سوالات کیے۔

سوال :۔ وہ کون مذکر و مونث ہیں جن میں ہر ایک کے لیے اس کا صاحب موجود ہے مگر زندہ نہیں۔

جواب :۔ شمس و قمر (عربی زبان میں شمس مونث ہے اور قمر مذکر۔

سوال :۔ وہ کون سا نور ہے جو چاند سے ہے نہ سورج سے نہ کسی چراغ سے۔

جواب : وہ عمود نور ہے جو وادی تیہ میں حضرت موسیٰ کے لیے بھیجا تھا۔

سوال :۔ وہ کون سی ساعت ہے جس کا شمار نہ دن میں ہے نہ رات میں۔

جواب :۔ قبل طلوع شمس۔

سوال :۔ وہ کون ہے جس کا بیٹا باپ سے بڑا ہے۔

جواب :۔ وہ عزیرؑ ہیں جن کو خدا نے سو برس مردہ رکھا اور پھر مبعوث کیا جب وہ چالیس برس کے تھے تو ان کا بیٹا ایک سو دس برس کا تھا۔

سوال :۔ وہ کون ہے جس کے لیے باپ نہیں۔

جواب :۔ حضرت عیسیٰ

سوال :۔ وہ کون ہے جس کے لیے قبلہ نہیں۔

جواب :۔ آدم علیہ السلام۔

(۸۶)

ایک بار امیرالمومنین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کیف اصبحت (آپ نے کس حال میں صبح کی) فرمایا در انحالیکہ میں صدیق اکبر ہوں۔ فاروق اعظم ہوں۔ وصی خیر البشر ہوں۔ میں اوّل ہوں۔ میں آخر ہوں۔ میں ظاہر ہوں میں باطن ہوں۔ میں ہر شے کا جاننے والا ہوں۔ وصی خیر البشر ہوں۔ میں عین اللہ ہوں میں جنب اللہ ہوں۔ میں امین اللہ ہوں ہم سے خدا کی عبادت سیکھی ہے۔ ہم خدا کی طرف سے زمین و آسمان کے خازن ہیں میں مارتا ہوں میں زندہ ہوں جو مرنے والا نہیں یہ سن کر سائل نے تعجب کیا اور اس کے متعلق توضیح چاہی۔

فرمایا اوّل ہوں یعنی سب سے پہلے رسول اللہ پر ایمان لایا۔ آخر ہوں جس نے پیدا ہو کر چہرۂ رسول پر نظر ڈال۔ ظاہر ہوں یعنی اسلام کا ظاہر کرنے والا ہوں۔ باطن ہوں یعنی بطین من العلم ہوں ہر شے کو جانتا ہوں یعنی جو کچھ خدا نے اپنے نبی کو خبر دی انہوں نے مجھے ان سے آگاہ کر دیا۔ عین اللہ ہوں یعنی خدا کی آنکھ ہوں مومنین و کافرین پر جنب اللہ ہوں یعنی روز قیامت ہر نفس کہے گا حسرت سے مافرطت فی جنب اللہ پس جس نے میرے بارے میں تفریط کی ہو گی وہ خسارہ میں رہے گا

* اول دوم ایک ہی جلد میں ہیں اسلیئے جلد دوم صفحہ 137 سے شروع ہوتی ہے

مجمع الفضائل ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب زیر عنوان ، وہ قضایا جو امیرالمومنین نے اپنے عہد حکومت میں کیئے

اور جس طرح محمد خاتم النبیین ہیں میں خاتم الوصیین ہوں اور خازن ارض اللہ ہوں اس لیے کہ میں ان سب باتوں کا جاننے والا جو رسول اللہ پر نازل ہوئی ہیں۔ زندہ کرنے والا سنت رسول کا اور مُردہ کرنے والا ہوں بدعت کا۔ میں زندہ ہوں کہ نہیں مروں گا موافق قول باری تعالیٰ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ (سورہ آل عمران ۱۶۹/۳)

اسی طرح ایک بار حضرت نے فرمایا میں نے زمین کو بچھایا میں نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور ان کو چشموں سے نکالا اور نہروں کو بہایا درختوں کو لگایا اور پھلوں کو کھلایا بادلوں کو پیدا کیا۔ رعد کو گرجایا بجلی کو چمکایا۔ سورج کو روشن کیا چاند کو طلوع کیا نجوم کو نصب کیا بحر زاخر ہوں میں نے زمین کے پہاڑوں کو ساکن کیا۔ میں نے پانی میں کشتیاں چلائیں میں جنب اللہ ہوں میں قلب اللہ ہوں میں کلمۃ اللہ ہوں اور وہ دروازہ ہوں جس کے بارے میں ہے ادخلوا الباب سجداً اغفر لکم خطایاکم وازید المحسنین

میرے ساتھ اور میرے ہاتھوں پر قیامت قائم ہوگی میں اوّل ہوں میں ظاہر و باطن ہوں اور ہر شے کو جانتا ہوں امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کلمات کی تشریح اس طرح فرمائی ہے میں نے زمین کو بچھایا یعنی میں اور میری ذریت سکون ارض کا باعث ہیں میں نے پہاڑوں کو قائم کیا یعنی میری ذریت کے ائمہ ایسے مضبوط پہاڑ ہیں جن سے زمین قائم ہے۔ دریا بہانے سے مراد دریائے علم ہے جو قلب امیر المومنینؑ سے جاری ہوئے اور ان کی زبان سے پھوٹ نکلے اور ان سے ایسی نہریں نکلیں جنہوں نے پیاسوں کو سیراب کیا اور درخت لگانے سے مراد ذریت طیبہ ہے۔ پھل کھلانے سے مراد نیک اعمال ہیں۔ بادلوں کے پیدا کرنے سے مراد سایہ ہے اس شخص کے لیے جو سایہ چاہے ان سے تمسک کرنے کے لیے قطروں کے برسانے سے مراد حیات و رحمت ہے آوازِ رعد سے مراد وہ چیز ہے جو از قسم حکمت سنی جائے اور بجلی سے یہ مراد ہے کہ ہم سے بشر روشنی حاصل کرتے ہیں سورج چمکانے سے یہ مراد ہے کہ ہم سے ایک ایسا نور قائم ہے جو عالم پر روشنی ڈالتا ہے طلوع قمر سے مراد میری ذریت سے مہدی علیہ السلام ہیں نصب نجوم سے مراد یہ ہے کہ لوگ ہم سے ہدایت پاتے ہیں اور ہمارے نور سے روشنی چاہتے ہیں اور کشتیاں چلانے سے مراد وہ آئمہ ہیں جو میری ذریت سے ہیں اور پہاڑوں کے ساکن کرنے سے مراد ہے فتنوں کا فرو کرنا اور اصول ضلالت کا مٹانا اور جنب اللہ قلب اللہ اور کلمۃ اللہ سے مراد ہے سراج اسم الہٰی ہونا اور میرے پر قیامت ہوگی سے مراد ہے رجعت خدا قبل قیامت مدد کرے گا ان مومنینؑ کی جو میری ذریت سے ہوں گے۔

امامت علی علیہ السلام پر نصوص

(۱)

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ (سورہ المائدہ ۵۵/۵)

آنحضرتؐ کی چادر، تلوار، اور فرس کے متعلق اور یہ قضیہ ابوبکرؓ کے سامنے پیش ہوا۔ انہوں نے عباس سے کہا تم کہاں تھے جب آنحضرتؐ نے تمام بنی عبدالمطلب کو جن میں تم بھی تھے جمع کر کے فرمایا تھا کون ہے کہ میرا بوجھ بانٹے اور میرے اہل میں میرا وصی اور خلیفہ ہو۔ میرے وعدوں کو پورا کرے میرے قرض کو ادا کرے۔ عباس نے کہا تمہیں کس نے اس جگہ بٹھایا۔ تم علیؑ کو مجھ پر فوقیت دیتے ہو انہوں نے کہا اے بنی عبدالمطلب تم دونوں آپس میں جھگڑے جاؤ۔

ہارون رشید سے ایک متکلم نے کہا میں چاہتا ہوں کہ ہشام ابن الحکم (صحابی امام جعفر صادقؑ) سے اس کا اقرار کراؤں کہ علی علیہ السلام ظالم تھے۔ اُس نے کہا اگر تو نے ایسا کیا تو اتنا انعام تجھے دوں گا۔ الغرض ہشام کو بلایا گیا متکلم نے کہا اے ابومحمد تمام لوگوں نے روایت کی ہے کہ علیؑ نے ابوبکرؓ کے سامنے عباس سے نزاع کیا، چادر، تلوار اور گھوڑے کے متعلق انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ متکلم نے کہا کہ بتاؤ ان میں سے ظالم کون تھا۔ ہشام یہ سوال سن کر پریشان ہوئے۔ اگر کہتے ہیں عباس ظالم تھے تو ہارون گردن مار دے گا۔ آخر ایک بات ذہن میں آگئی۔ کہنے لگے دونوں میں کوئی بھی ظالم نہ تھا۔ اس نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہشام نے کہا ایسے ہی جیسے دو فرشتے جھگڑا کرتے داؤدؑ کے پاس آئے تھے۔ ان دونوں میں کوئی بھی ظالم نہ تھا۔ ان کا ارادہ صرف حکم پر آگاہی دینا تھا۔ اسی طرح ان دونوں کا معاملہ بھی حضرت ابوبکرؓ کی قوتِ فیصلہ کا ظاہر کرنا تھا۔

(۶)

امیرالمومنینؑ وزیر و امین ہیں

ثقات کی ایک جماعت نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں آیہ **یا ایہا الذین آمنوا** نازل ہوا ہے علیؑ ان کے امیر و سردار ہیں اس لیے کہ وہ سب سے پہلے ایمان لائے احمد بن حنبل ابن لبطوطہ نے عکرمہ اور ابن عباس سے یہی روایت کی ہے۔

صحیفۃ الرضا میں ہے کہ جہاں قرآن میں **یا ایہا الذین آمنوا** ہے وہ ہمارے حق میں ہے۔ اور توریت میں **یا ایہا الناس**، ہم ہیں کیونکہ انہوں نے اسلام میں سبقت کی ہے۔ پس اللہ نے ان کا نام امیرالمومنینؑ ۸۹ جگہ ذکر کیا ہے اور قیامت تک ان کو سید المخاطبین قرار دیا۔

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا علیؑ کو سلام کرو امیرالمومنینؑ کہہ کر۔

محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ (سورہ القیمۃ ۱۵/۷۵) اس

شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس کو رسولؐ اللہ نے حکم دیا تھا کہ علیؑ کو امیرالمومنین کہہ کر سلام کیا کرو۔ جب رسولؐ اللہ کا انتقال ہو گیا تو اس نے حکم رسول کی خلاف ورزی کی ہے۔

ہمارے علماء نے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ رسولؐ اللہ کے پاس آئے تو فرمایا جاؤ امیرالمومنین کو سلام کرو۔ انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ آپ کی زندگی میں وہ امیرالمومنین ہیں۔ فرمایا ہاں میری زندگی میں اسی طرح جب عمرؓ آئے تو ان سے کہا سبیعی کی روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا امیرالمومنین کون ہے۔ فرمایا علی پوچھا کیا اللہ اور اس کے رسول نے ایسا حکم دیا ہے۔ فرمایا ہاں۔

ابراہیم ثقفی نے عبداللہ بن جبلہ کنعانی سے اس نے ذریح محاربی سے اس نے ثمالی سے اس نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی تو بریدہ شام میں تھے۔ جب آئے تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا کہ تم بھول گئے کہ خدا اور اس کے رسول کی طرف سے علی کو امیرالمومنین کہہ کر سلام واجب کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا اے بریدہ تم غائب تھے اور ہم موجود تھے۔ اللہ ایک امر کے بعد دوسرا امر کیا ہی کرتا ہے۔ اللہ نے حکومت اور نبوت دونوں کو ایک جگہ گھر میں جمع نہیں کیا۔

ثقفی اور سری ابن عبداللہ نے اپنی اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ عمران بن الحصین اور ابوبریدہ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ تم اس روز موجود تھے جب امیرالمومنین کہہ کر سلام کیا گیا تھا وہ دن آپ کو یاد ہے یا بھول گئے؟ انہوں نے کہا یاد ہے۔ بریدہ نے کہا کہ کسی مسلمان کو سزاوار ہے کہ وہ علیؑ پر حکومت کرے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبوت اور امامت ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتیں بریدہ نے یہ آیت پڑھی اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا (سورہ النساء ۵۴/۴) اور کہا کہ آلِ ابراہیم میں خدا نے نبوت اور سلطنت دونوں جمع کر دی تھیں اس پر عمرؓ کو غصہ آیا اور غصہ مرتے دم تک ان سے دور نہ ہوا۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ام سلمہ سے فرمایا سنو اور گواہ رہنا کہ علی امیرالمومنین اور سیدالوصیین ہیں۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں آنحضرتؐ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا۔ حضرت نے فرمایا اے انس اس دروازہ سے وہ شخص داخل ہونے والا ہے جو امیرالمومنین، سیدالمرسلین، قائد الغر المحجلین اور خاتم الوصیین ہے۔ انس کہتے ہیں اس کے بعد علی داخل ہوئے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علی خدمت رسول میں آئے اور کہا السلام عليك يا رسول حضرت نے فرمایا وعليك السلام يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته۔ حضرت علیؑ نے کہا آپ اپنی زندگی میں مجھے امیرالمومنین کہتے ہیں۔ فرمایا بحکم خدا یہ نام جبریل نے رکھا ہے وہ آ گیا تھا کہ میں زندہ ہوں اے علی میں اور جبریل کل بات کر رہے تھے تم ہماری طرف سے گزرے اور ہم پر سلام نہ کیا۔ جبریل نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیرالمومنین نے ہم پر سلام نہ کیا اگر کرتے تو ہم خوش

رسولؐ اللہ کو خدا نے کافۃ الناس کی طرف بھیجا۔

علیؑ تمام خلق کے امام ہیں۔

نبی اکرم عناصر تھے۔

علیؑ ان کے جز تھے۔

نبی کے متعلق ہے هُوَ اُذُنٌ (سورہ التوبہ ۹/۶۱)

علیؑ کے لیے ہے وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ (سورہ الحاقہ ۶۹/۱۲)

نبی نے فرمایا أنا خاتم الأنبياء وأنت يا علي خاتم الأولياء

نبی نے فرمایا پانچ چیزیں خدا نے مجھ کو دیں پانچ علیؑ کو۔

۱۔ جوامع الکلم مجھے دیا جوامع الکلام علی کو

۲۔ مجھے کوثر دیا۔ علی کو سلسبیل۔

۳۔ مجھے نبی بنایا علی کو وصی

۴۔ مجھے وحی دی۔ علی کو الہام

۵۔ مجھے معراج ملی۔ علیؑ کے لیے ابواب سماوات کھولے گئے۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا علیؑ کے بارے میں نو باتیں ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں دو کی مجھے ان سے امید ایک کے بارے میں خوف۔ دنیا کی تین یہ ہیں وہ میری شرمگاہ کے ساتر ہیں دوسرے اہل میں میرے امر کو قائم کرنے والے ہیں تیسرے میرے وصی ہیں۔ آخرت سے متعلق تین یہ ہیں مجھے روز قیامت لواء الحمد دیا جائے گا میں وہ علیؑ کو دوں گا دوسرے مقام شفاعت میں میں ان پر اعتماد کروں گا۔ تیسرے مفاتیح میں وہ میرے مددگار ہوں گے۔ جن دو میں ان سے امید رکھتا ہوں وہ میرے بعد نہ گمراہ ہوں گے نہ کافر اور جس بات کا خوف ہے وہ یہ ہے کہ قریش میرے بعد ان سے غدر کریں گے۔

خرکوشی نے شرف المصطفیٰ میں اور ابوالحسن بن مہرویہ قزوینی نے یہ روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا تم کو تین چیزیں ایسی ملی ہیں کہ مجھے نہیں ملیں تم کو جیسا خسر ملا تم کو فاطمہؑ جیسی بی بی ملی۔ تم کو حسنؑ و حسینؑ جیسے فرزند ملے۔

حضرت علیؑ کی مساوات تمام انبیاء سے

اللہ نے سات آدمیوں کو ملک دیا ہے۔ ملک القدیر یوسف کو دیا۔ ملک حکم و نبوت ابراہیم کو فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا (سورہ النساء ۴/۵۴) ملک عزت و قدرت و قوت داؤدؑ کو ملک ریاست طالوت کو قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا (سورہ البقرہ ۲/۲۴۷)۔ کنوز ذوالقرنین کو إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ (سورہ الکہف ۱۸/۸۴) ملک دنیا سلیمان کو رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا (سورہ ص ۳۸/۳۵) ملک آخرت علیؑ کو وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا (سورہ الدہر ۷۶/۲۰)۔

میں موسیٰ کو بطش میں دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھے اور یہ بھی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو یوسف کو جمال میں ابراہیم کو سخاوت میں سلیمان کو بہجت میں داؤد کو قوت میں اسے چاہیے علیؑ کو دیکھے ۔

نطنزی نے خصائص میں نقل کیا ہے کہ اشجع سے مروی ہے میں نے علیؑ کو کہتے سنا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علیؑ تمہارا نام ان انبیاء کے دفتر میں ہے جن پر وحی نہیں ہوتی تھی ۔

موسیٰ کے بارے میں ہے وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ (سورہ الاعراف ۷/۱۴۵) اس میں لفظ من تبعیضیہ ہے یعنی بعض چیزوں کا ذکر ۔ اور حضرت عیسیٰ کے بارہ میں ہے لِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ (سورہ الزخرف ۶۳/۴۳) اس میں لفظ بعض ہے اور علیؑ کے بارے میں ہے ۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ (سورہ یٰسین ۳۶/۱۲)

جبریل نے خاتم مانگی علیؑ نے دیدی ۔ میکال نے طعام مانگا علیؑ نے دیدیا ۔ رسول خداؐ نے روح مانگی فدا کردی اللہ نے سرا و علانیۃ خیرات چاہی دیدی ۔

فردوس دیلمی میں ہے کہ جابر سے منقول ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر روز علیؑ پر ملائکہ کے مقابل مباہات کرتا ہے وہ کہتے ہیں مبارک ہو مبارک ہو آپ کے واسطے اے علیؑ ۔ جبریل نے کہا میں تم دونوں سے ہوں اے محمد اور نبی نے کہا أَنفُسَنَا وَ أَنفُسَكُمْ (سورہ آل عمران ۳/۶۱) اور جبریل نے کہا نہیں ہے ہمارے لیے مگر مقام معلوم ۔ مقام علیؑ جو دوش نبی ہے افضل ہے ۔

جبریل آنحضرتؐ کے پاس چشم زدن میں ساتوں آسمان اور ساتوں حجابوں کو طے کر کے پہنچے اور علیؑ نے اپنی جگہ رہ کر نبی کو معراج میں اعلیٰ مقام پر دیکھ لیا ۔

مفردات

علیؑ اوّل ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں ۔

کعبہ میں ان کے سوا کوئی پیدا نہ ہوا ۔

سب سے پہلے ایمان لائے ۔

سب سے پہلے جہاد کیا ۔

سب سے پہلے نبی سے تعلیم حاصل کی ۔

سب سے پہلے تصنیف کی ۔

بعد نبی سب سے پہلے بغلہ پر سوار ہوئے ۔

علیؑ آخر الاوصیاء ہیں ۔

نبی نے آخر میں علیؑ سے مواخات کی ۔

نبی سب سے آخر میں علیؑ سے جدا ہوئے

میں موسیٰ کو بطش میں دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھے اور یہ بھی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو یوسف کو جمال میں ابراہیم کو سخاوت میں سلیمان کو بہجت میں داؤد کو قوت میں اسے چاہیے علیؑ کو دیکھے۔

نطنزی نے خصائص میں نقل کیاہے کہ اشجع سے مروی ہے میں نے علیؑ کو کہتے سنا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علیؑ تمہارا نام ان انبیا کے دفتر میں ہے جن پر وحی نہیں ہوتی تھی۔

موسیٰ کے بارے میں ہے وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ (سورہ الاعراف ۷/۱۴۵) اس میں لفظ من تبعیضیہ ہے یعنی بعض چیزوں کا ذکر۔ اور حضرت عیسیٰ کے بارہ میں ہے لِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ (سورہ الزخرف ۴۳/۶۳) اس میں لفظ بعض ہے اور علیؑ کے بارے میں ہے۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ (سورہ یٰسین ۳۶/۱۲)

جبرئیل نے خاتم مانگی علیؑ نے دیدی۔ میکال نے طعام مانگا علیؑ نے دیدیا۔ رسولِ خداؐ نے روح مانگی فدا کردی اللہ نے سراً و علانیۃً خیرات چاہی دیدی۔

فردوس دیلمی میں ہے کہ جابر سے منقول ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر روز علیؑ پر ملائکہ کے مقابل مباہات کرتا ہے وہ کہتے ہیں مبارک ہو مبارک ہو آپ کے واسطے اے علیؑ۔ جبرئیل نے کہا میں تم دونوں سے ہوں اے محمدؐ اور نبی نے کہا أَنفُسَنَا وَ أَنفُسَكُمْ (سورہ آل عمران ۳/۶۱) اور جبرئیل نے کہا نہیں ہے ہمارے لیے مگر مقام معلوم۔ مقام علیؑ جو دوشِ نبی ہے افضل ہے۔

جبرئیل آنحضرتؐ کے پاس چشم زدن میں ساتوں آسمان اور ساتوں حجابوں کو طے کرکے پہنچے اور علیؑ نے اپنی جگہ رہ کر نبی کو معراج میں اعلیٰ مقام پر دیکھ لیا۔

مفردات

علیؑ اوّل ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں۔

کعبہ میں ان کے سوا کوئی پیدا نہ ہوا۔

سب سے پہلے ایمان لائے۔

سب سے پہلے جہاد کیا۔

سب سے پہلے نبی سے تعلیم حاصل کی۔

سب سے پہلے تصنیف کی۔

بعد نبی سب سے پہلے بغلہ پر سوار ہوئے۔

علی آخر الاوصیا ہیں۔

نبی نے آخر میں علیؑ سے مواخات کی۔

نبی سب سے آخر میں علیؑ سے جدا ہوئے